نظم- ایسی گھنٹی کا فائدہ کیا ہے***

جاں سے گزریں گے جاندار سبھی
کون پہلے گزرنا چاہتا ہے؟

ایسا کوئی نہیں ملا سائیں
جو کہ ہر روز مرنا چاہتا ہے

ایک چوہوں کے شہر میں اِک دن
خوف تھا کھلبلی کا عالم تھا

بلّی کھا کر گئی تھی دس چوہے
بے دلی بے بسی کا عالم تھا

افراتفری کے اُن مراحل میں
اِک منادی کرائی جاتی ہے

جو بھی اونچے عظیم چُوہے تھے
اُن کی مجلس بلائی جاتی ہے

Faqeer Sein

اُنکو بلّی کے کارناموں کی
ویڈیو بھی دکھائی جاتی ہے

معتبر چوہے مل کے بیٹھے تھے
چائے پانی کا انتظام بھی تھا

تنہا موضوع تھا دہشتِ بلّی
کھانے پینے کا اہتمام بھی تھا

اُن کو یہ بھی بتایا جاتا ہے
مل کے یہ ظلم روکنا ہوگا

چند چوہے بھی جو ملوث ہیں
اُن کو سمجھانا ٹوکنا ہوگا

اِک سراسیمگی تھی چہروں پر
سب پریشان کیا کِیا جائے

کیسے نمٹیں ہم اِس مصیبت سے
گویا اقدام کیا کِیا جائے

اور آخر میں فیصلہ یہ تھا
ایک گھنٹی خرید کر لائیں

موقع ملتے ہی جِسکو بلّی کے
موٹے تگڑے گلے میں لٹکائیں

جب بھی داخل ہو شہر میں بلّی
ہمکو گھنٹی سنائی دے جائے

یعنی آفت سے قبل ہی ہمکو
اُسکا امکاں دِکھائی دے جائے

اگلے دن ہی دکان سے جا کر
وہ جرس بھی خرید کر لائے

پر وہ مائی کا لال تھا ہی نہیں
جو کہ بلّی کے پاس تک جائے

ہم مسائل کا ذکر کرنے میں
اِک جرس ہی کی بات کرتے ہیں

Faqeer Sein

اُس کی تعریف کے قلابوں میں
ایکجا کائنات کرتے ہیں

یہ کہانی ہے روز مرّہ کی
میرا اپنا ہی یہ فسانہ ہے

آپ خود ہی سمجھ گئے ہونگے
گویا اب اور کیا بتانا ہے

جس پہ چلنا نہیں ہُوا اب تک
ایسا قانُون قاعدہ کیا ہے

جو کہ بندھ کر کہیں بجی ہی نہیں
ایسی گھنٹی کا فائدہ کیا ہے

سائیں یہ بات کون جانے ہے
کب گریں جان سے گزر جائیں

پر جو دل میں خیال ابھرے ہیں
کیوں نہ حرفِ بیان کر جائیں

Faqeer Sein